سوال

(257) مولد النبیؐ میں نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مفتی فضل عظیم بھیروی نے مناظرانہ رنگ میں یہ مسئلہ دریافت کیا ہے۔ انہوں نے محدث روپڑی کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

جائے ولادت حضور اکرم ﷺ پر قبہ تھا اور اس میں پوجا پاٹ یعنی نفل و نوافل عاشقان رسول علیہ الصلوۃ والسلام پڑھتے تھے۔ پوجا پاٹ ہندی لفظ ہے جس کے معنی عبادت ہے۔ کیا آپ کو یہ عبادت ناجائز معلوم دیتی ہے۔ آپ نے تو یہ لفظ حقارتاً استعمال کیا ہے۔ مولوی صاحب! شب معراج کو ہمارے حضورؐ نے بیت اللحم جائے ولادت عیسیٰ علیہ السلام پر نفل نہیں ادا کئے۔ یہ بھی حضورؐ کی جائے ولادت ہے۔ مجھے تو یہ ساری دنیا سے پیاری لگتی ہے۔ تابوت سکینہ میں کیا تھا۔ عصاء موسیٰ، عمامہ ہارون جس کے ذریعہ بنی اسرائیل فتح یاب ہوتے رہے۔ جلسہ ولادت حضورؐ میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے۔ انہوں نے وہاں جلسہ میں شامل ہو کر دیکھا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائے ولادت حضورؐ سے آپ کو محبت ہے تو صحابہ یا خیر قرون کو نہ تھی؟ بلکہ آپ سے بہت زیادہ تھی۔ پھر انہوں نے وہاں کیوں نفل نہ پڑھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو سلف کی روش پسند نہیں۔ آپ بھی بریلیوں کی طرح واہی تباہی باتوں کی رو میں بہہ گئے ہیں۔

تبرک باثار صالحین سے کسی کو انکار نہیں لیکن اسی طریق پر ہونا چاہیے جیسے صحابہؓ یا خیر قرون نے حاصل کیا۔ مثلاً کوئی شخص حجر اسود پر نماز پڑھے اور مقام ابراہیم کو بوسہ دے تو بدعتی ہوگا کیونکہ سنت حجر اسود کا بوسہ ہے اور مقام ابراہیم پر نماز ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص مسجد کو اللہ کا گھر سمجھ کر بیت اللہ کی طرح اس کا طواف کرے تو اس کو بھی بدعتی کہا جائے گا۔ کیونکہ خیر قرون میں ایسا نہیں ہوا۔ سلف کی روش جس کو پسند نہیں وہ خدا کا پیارا کبھی نہیں بن سکتا۔ فیوض الحرمین کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہاں میلاد النبیؐ کا کوئی جلسہ مذکور نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا اعتقاد سنی سنائی باتیں ہیں جیسے بریلوی فرقہ اس مرض میں بتلا ہے۔ آپ کا بھی قریباً یہی حال ہے۔ خدا اس سے محفوظ رکھے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث